رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۲۸ جنوری ۱۹۱۶ء | نمبر ۴

گلدستۂ اخبار

بلجیم موٹر مشین گن کاریں روس میں بھیج چکی ہیں۔ اور زار روس نے انکا معائنہ کرلیا ہے۔

تین فرانسیسی تھیٹر کرنے والے مس کیول کے قتل ہونے کا تماشا تھیٹر میں مکمل کرنے والے ہیں۔

انگلستان میں گورنمنٹ کفایت شعاری کی غرض سے تمام پبلک میوزیم بند کر دینا چاہتی ہے۔ اس سے ۲۵ ملین کی سالانہ بچت کی اُمید ہے۔

ریلوے بورڈ نے میسرز فوربس کیمبل اینڈ کو کو براہ کمبر شاہدا و گوٹ اور داوپور لرکانہ سے جیکب آباد تک ریل تیار کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ کل فاصلہ قریباً ۶۶ میل کا ہے ۲۷ لاکھ سرمایہ ہے۔

بمبئی کے فرانسیسی صلیب احمر فنڈ کے متعلق ۲۰۷۱۶ فرنیک فرانسیسی گورمنٹ کو روانہ کر دیا گیا ہے۔ فرانسیسی وزیر نے اس کا شکریہ بمبئی کی پبلک کا کیا ہے۔

گذشتہ تین ماہ تک ضلع ڈھاکہ (بنگال) میں سری نگر پولیس سٹیشن کے حلقہ کے تعدد دیہات میں ہیضہ کا بڑا زور رہا ہے۔ قریباً ۱۲۰۰ آدمی اس کا شکار ہو گئے۔

۲۴ جنوری کے ۱۲ بجکر ۳۲ منٹ پر شملہ کے محکمہ زلزلہ میں زلزلہ کا ایک سخت جھونکا محسوس ہوا۔ جس کا مخرج شملہ سے ۲۵۰۰ میل دور تھا۔

تعلیم دو شمار کا ڈائرکٹر مسٹر فنلاٹی شیرس کلکتہ یونیورسٹی کا فیلو مقرر ہوا ہے۔

کرنیل کورڈو کے ریٹائر ہو جانے کی وجہ سے میجر میکار کے ٹکسال کا سینیر ماسٹر در میجر ولٹس ٹکسال کا جونیر ماسٹر مقرر ہوئے ہیں

یہ سمجھا جاتا ہے کہ مسلم یونیورسٹی کے معاملہ پر ایجوکیشنل ممبر سرشنکرن نائر کے ساتھ اس ہفتہ مزید بحث ہوگی۔

ڈھاکہ یونیورسٹی بل۔ اور اسی طرح پٹنہ یونیورسٹی بل غالباً امپیریل لیجسلیٹو کونسل میں ابھی پیش ہونگے۔

ضلع سہارنپور کی تحصیل نکوڑ کے زمینداروں اور رئیسوں اور عوام الناس کا ایک چندہ سہارنپور کے کلکٹر صاحب نے کیا۔ جس سے یوروپین پہاڑی بارٹری کے دو ہرے بیس خیمہ خرید کے جا کر سینٹ جان امبولینس ایسوسی ایشن کی انڈیا کونسل میں پیش کئے گئے

ھفتہ مختتمہ جنوری ۱۹۱۶ء کے دوران پنجاب ریلوے کی بڑی لائن پر ۱۱۹۰۰۰ روپیہ کی آمدنی ہوئی بالمقابل سال گذشتہ کے اسی عرصہ کی آمدنی کے جو ۱۰۲۸۲۷ روپیہ ہوئی تھی۔

تار برقیات

لنڈن ۲۴ جنوری۔ ہوس آف کامنز میں مسٹر ٹننٹ نے اعلان دیا ہے کہ گذشتہ ہفتوں میں تیرہ برطانوی اور نو غالباً گیارہ جرمن ہوائی جہاز فلنڈرس میں گم ہو گئے۔ ہم نے چھ پوزیشیں کی تھیں۔ مگر دشمن نے تیرہ۔ ہم ۱۳۸ مشینیں استعمال کرتے رہے۔ اور دشمن ۴۰ مشینیں استعمال کرتا رہا جبکہ ۱۲۸ برطانوی جرمن لائینوں کے اوپر اور صرف ۱۰۲ ہماری لائینوں کے اوپر پرواز کرتے رہے۔

مسٹر ٹننٹ نے یہ بھی کہا کہ چار فوجی ہوائی جہاز اور دو بحری ہوائی جہازوں نے مشرقی کینٹ پر یورش کی۔ مگر یورش کنندگان ایسی سرعت کے ساتھ رواں تھے کہ ان تک ہماری پہونچ نہ ہو سکی۔ ہوائی جہازوں پر حملہ کرنے والی توپیں ساحل اور بحر پر دو سے داغی گئیں۔

لنڈن ۲۵ جنوری۔ کوہ قاف میں جن مشکلات کا سامنا روسیوں کو کرنا پڑا ہے۔ اس کا ذکر ایک افسر کے اس بیان میں پایا جاتا ہے جو پیٹروگراڈ میں موصول ہوا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ ہفتوں تک دستہ فوج گیارہ ہزار فیٹ بلند پہاڑ کی ایک چوٹی پر رہا جو ارض روم کی مشرق کی سمت میں ہے۔ وہاں اس قدر برفباری ہوئی کہ کل حفاظت خانے ۵ فیٹ برف میں چھپ گئے۔ اور اُس کے دباؤ سے جھونپڑیاں ٹوٹ گئیں۔ حالت بہت نازک تھی۔ اس لئے آخر کار انہیں مارچ کا حکم دیا گیا۔ جس وقت وہ برف سے ڈھپنے ہوئے ڈھلوانوں پر سے نیچے اُترنا شروع ہوئے۔ اُس وقت آندھی شدت کی تھی۔

لوگ ایک ایک قطار میں ہو کر روانہ ہوئے اور شانوں تک بلند برف میں سے چلے جا رہے تھے۔ چونکہ راستہ کوئی نہ تھا۔ اس لئے عقب والوں کی رہنمائی کے لئے بندوقوں کی آوازیں کرتے جا رہے تھے۔ تمام وردیاں سپاہیوں کی برف کی وردیاں بن رہی تھیں۔ اور برف کے چہرے اُن کے چہروں کے گرد تھے۔ مگر کسی جان کا نقصان نہ ہوا۔ اُن کا انعام اسی حیثیت میں ملگیا۔ جو ناگہانی اُن کی آمد سے ترکوں پر پڑی۔ روسی چند ہی دنوں میں ۱۸۰ میل پر قابض ہو گئے۔ اُن کا میمنہ ترمیزند کی سمت بڑھ رہا ہے۔

لنڈن ۲۴ جنوری۔ سالونیکا کا ایک تار مظہر ہے کہ پچاس ہزار فوج قسطنطنیہ میں پہونچ گئی ہے۔ تاکہ وہاں انور پاشا کی پشتی کریں جو کیلا ہیبت اور پریشانی کا سامنا کر رہا ہے۔ ترکی وہاں ٹھنڈے دل سے عموماً روزمرہ مارے جاتے ہیں۔ جرمن فوج کے قسطنطنیہ میں پہونچنے سے پہلے اکیس ترکی افسروں کے گلوں میں پتھر باندھ کر دریائے باسفورس میں ڈوبا دیا گیا۔

قسطنطنیہ میں ترکوں اور جرمنوں کے درمیان بڑی کشمکش اور ناچاقیاں معرض ظہور میں آ رہی ہیں۔

لنڈن ۲۴ جنوری۔ ایکسچینج کمپنی کا بے تار برقی کا تار مظہر ہے کہ ۲۱ جنوری کو برلن میں مستورات اور بچوں کا ایک جم غفیر وزرا کے محلوں کے سامنے آ کر تقاضا کرنے لگا کہ روٹی کے الاؤنس میں تخفیف کیوں کیگئی ہے مگر پولیس نے اُن کو منتشر کر دیا۔ اسی فورس میں بہت سی عورتیں اور بچے قتل اور مجروح ہوئے۔ اور بہت سے گرفتار ہو گئے۔

لنڈن ۲۴ جنوری۔ سالونیکا بلقان میں جنگ۔ ۵۴ فرانسیسی ہوائی جہازوں نے ۲۳ جنوری کو مونسٹیر پر بم پھینکے۔ اور ریلوے لائنوں۔ ریلوے سٹیشنوں۔ بارکوں۔ اور سامان جنگ کے انبار خانوں کو سخت نقصان پہونچایا۔

ایضاً ایضاً ایضاً۔ مونسٹیر۔ اور مضافات کے دشمنوں کے مورچوں پر ۲۰۰ سے زیادہ بم پھینکے گئے۔ ایک اور سکویڈرن نے گھیولی کے مورچوں پر ۱۰۰ بم پھینکے اور سارے ہوائی جہاز صحیح سلامت واپس آ گئے

لنڈن ۲۴ جنوری۔ پیرس کا ایک کمیونیک راوی ہے۔ کہ سالونیکا کا ایک تار مظہر ہے کہ فرانسیسی حکام نے پیٹرول کے ۱۵۰۰۰ لٹرس (ایک فرانسیسی پیمانہ جسکا اندرونہ ۶۱٫۰۲۸ مکعب انچہ کا ہوتا ہے) ایک مخفی انبار خانہ میں موجود دریافت کیا اور اُس پر قبضہ کر لیا۔ جنرل سرائیل نے فوراً ایم سکولوڈس کو اس امر کی اطلاع دی۔ آٹے کی قلت کی وجہ سے بادرچیوں نے ہڑتال کر دی ہے۔ روٹی قحط سالی کے بھاؤ پر بکتی ہے۔

مشرقی افریقہ میں خفیف سی لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ سرجنرل سمٹس تھوڑے عرصہ تک کیپ ٹون میں رہنے کے بعد مشرقی افریقہ کو روانہ ہو گا۔

ایڈیٹوریل نوٹس

نئے ویسرائے ہند کی بابت اخبارات کی رائیں

گذشتہ ہفتہ ہم نے اپنے ناظرین سے نئے ویسرائے ہند کا تعارف کروایا تھا۔ اس ہفتے ہم بتانا چاہتے ہیں کہ بڑے بڑے اخبارات انگلستان و ہندوستان کی آپ کی بارے میں کیا رائیں ہیں۔ ان رایوں سے نہ صرف اس بات کا پتہ لگ جائیگا کہ ہمارے آئندہ ویسرائے صاحب بہادر کے بارے میں فلاں اخبار کی کیا رائے ہے۔ بلکہ اس حقیقت سے بھی ایک گونہ واقفیت ہو جائیگی کہ آپ کی مدبرانہ لیاقت اور دماغی قدرت اور طبعی خصلت کیا ہیں۔ اور کہ اگر ان امور کو کوئی ہمیشہ مدنظر رکھے تو جب انجناب ہندوستان میں ویسرائے کے سب سے بھاری اور ضروری عہدہ پر مامور ہو کر عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لے کر ہندوستان کے انتظام کی گاڑی خود چلائیں گے تو واضح ہو جائیگا کہ اخبارات کی رائیں کہاں تک حق اور صائب تھیں اور کہاں تک اس کے برعکس۔ اخبارات کی رائیں اختصاراً ذیل میں درج ہیں۔

لنڈن ٹائمس یوں رقمطراز ہے۔ یہ تقرر عام طور پر اطمینان کی نظر سے دیکھا جائیگا کوئینز لینڈ میں جب آئینی تنازعہ برپا ہوا تھا تو انہوں نے ہمت اور واقفیت سے اس کو طے کیا۔ اُن کی قوت فیصلہ عمدہ ہے۔ اور فرض کا پورا احساس رکھتے ہیں۔ مزاج میں استقلال ہے۔ اس سے بہتر انتخاب دشوار تھا۔

ڈیلی نیوز لکھتا ہے۔ کہ لارڈ چلمسفورڈ نے آسٹریلیا میں اچھا کام کیا ہے۔ اور ایک مشکل منصب کے لئے جو مختلف اقسام کی صفتیں درکار ہیں۔ وہ ان میں موجود ہیں۔ تاہم اُن کا کام آسان نہ ہوگا۔ لارڈ ہارڈنگ ہمارے زمانہ کے سب سے بہتر ویسرائے ثابت ہوئے ہیں۔ لیکن اُن کی کامیابی اُن کے جانشین کے کام کو مشکل بناویگی۔

سٹینڈرڈ۔ ہندوستان کے تمام فرقوں کی زبردست وفاداری حوصلہ دلاتی ہے۔ کہ نئے ویسرائے کو کوئی ناگہانی مشکلات پیش نہ آئیں گی۔ جس نے نوآبادیوں میں نیک نامی حاصل کی ہے۔

ڈیلی ٹیلیگراف:۔ لارڈ ہارڈنگ سے بہتر بہت کم ویسرایوں نے انگلستان اور ہندوستان کی خدمت کی ہے۔ ہندوستانیوں کی نظر میں وہ اس لئے زیادہ ہر دل عزیز ہوئے کہ جنہوں نے افریقہ کے معاملہ میں انہوں نے ہندوستانیوں کی حمایت کی۔ اس کے بعد سے عام رائے یہ ہو گئی کہ ہندوستانیوں کے قائمقاموں کو سلطنت کے کاموں کے مشوروں میں کوئی مناسب جگہ ملنی چاہئے۔ لارڈ چلمسفورڈ کو ہندوستان عمدہ قابلیت کا حاکم پائے گا۔

پائونیر۔ ہندوستان کو اس تقرر پر افسوس کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ یہی بات کہ وہ پولیٹیشن نہیں ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ کوئی نقص نہیں ہے۔ کیونکہ ہندوستان کو کسی مدبر کی ضرورت نہیں ہے۔ ہندوستان کو جنگ کے نازک زمانہ کے درمیان ایک زبردست ہاتھ کی رہنمائی کی ضرورت ہے۔

انگلشمین:۔ لارڈ ہارڈنگ کے عہد حکومت کی اہم ردوبدل کے بعد ایک محفوظ ویسرائے کی ضرورت تھی۔ لارڈ چلمسفورڈ بالکل محفوظ ویسرائے ہیں۔ وہ پولیٹیکل تعصبات سے بالکل بری ہیں۔ لہذا انکے دل کے ساتھ حکمرانی کرینگے۔ زمانہ آئندہ میں ایسے مسائل رونما ہونگے جن کے حل کرنے کے لئے ایک باہمت دل صاف دماغ اور اعلیٰ عقل کی ضرورت ہوگی نئے ویسرائے میں یہ سب صفات موجود ہیں

سٹیٹسمین:۔ تیز عقل۔ مضبوط قوت فیصلہ۔ متضاد پالیسیوں کے مابین مساوات قائم رکھنا۔ انتظامی تجربہ۔ یہ صفات لارڈ چیمسفورڈ میں موجود ہیں

ٹائمز آف انڈیا:۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ گورنمنٹ ہند اور ہندوستانی اہل الرائے کے مابین ہندوستان کی پولیٹیکل ترقی کی لائن کے متعلق اتفاق رائے ہے۔ اختلاف صرف اس بات میں ہے کہ ترقی کس رفتار سے ہو۔ اس لئے یہ بات نہایت مفید ہے کہ لارڈ چیمسفورڈ ۱۸۹۴ء-۱۸۹۵ء ہندوستان میں گذارہ کر گئے ہیں۔ اور ضرور دیکھ گئے ہیں کہ ہندوستانیوں کے خیالات کس سمت میں جارہے ہیں۔ اور تجربہ کار حکام کا میلان اُن کی طرف کس قسم کا ہے۔

ٹربیون:۔ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ نئے ویسرائے کو انگلستان کی پبلک رائے کا تجربہ نہیں ہے۔ اور انہوں نے اپنے تدبر

میں کوئی نام ابھی تک پیدا نہیں کیا۔ اس اعتبار سے مسٹر اسکوتھ کا انتخاب ہندوستانیوں کے لئے مایوسی بخش ہے۔ ملک نے ایک وادِ ہو کر التجا کی کہ کوئی لبرل مدبر اعلیٰ درجہ کا بھیجو۔ اور اگر ایسا نہیں تو لارڈ ہارڈنگ کی میعاد بڑھا دو۔ لیکن نہ پہلی خواہش پوری ہوئی نہ دوسری۔ اب ہمیں ایک سابق گورنر تو آبادی لنڈن کونٹے کونسلر اور ممبر لنڈن سکول بورڈ پر قانع ہونا پڑیگا۔ ظاہر ہے کہ یونینسٹ پارٹی کا قومی مشترکہ گورنمنٹ میں کس قدر غلبہ ہے۔

پنجابی۔ لارڈ ہارڈنگ کی میعاد میں توسیع نہ دیئے جانے پر افسوس کرنے کے بعد پنجابی لکھتا ہے کہ نئے ویسرائے کی بابت بہت کم معلوم ہے لیکن یہ امر کہ وہ یونینسٹ ہیں۔ حوصلہ شکن ہے۔ تاہم پہلے سے کوئی رائے قائم نہیں کرینگے۔ لیکن اگر یہ منظور ہو کہ آئندہ سال میں انتظام ہند میں کامیابی حاصل ہو اور لارڈ ہارڈنگ کی پولیسی جاری رہے تو اُس کی نسبت ہمیں کچھ بہتر توقعات نہیں ہیں۔

ہندؤوں میں اصلاح

ہندوستان کے موجودہ نفاق کے اور اتحاد و ترقی کی دوڑ میں ہندوستان کا دیگر ممالک سے پیچھے رہ جانے کے بہت سے اسباب میں سے ایک سبب ذات پات کا امتیاز ہے۔ ذات پات کے لحاظ سے ہندوستانی لوگ اپنے ابنائے جنس سے ہمدردی اور اُن کی مدد کرنے سے باز رہتے ہیں۔ اس بھاری رکاوٹ کو ملک سے دور کرنے کا خیال سب سے پہلے مسیحیوں میں آیا۔ جنہوں نے بائیبل کے مطابق دنیا کو یہ تعلیم دی کہ ہم سب بھائی ہیں۔ اور سب کو باہم برادرانہ سلوک کرنا چاہیے۔ اس امر میں مسیحیوں کی جانب سے بڑی بڑی کوششیں ہو چکی ہیں اور ہو بھی رہی ہیں۔ کچھ عرصہ سے یہی خیال ہندوؤں کے دلوں میں بھی سما گیا ہے۔ اور وہ بھی اس امر کی کوششیں کر رہے ہیں جس کے متعلق کامیابی کی بہت سی صورتیں بھی نظر آنے لگی ہیں۔ چنانچہ اس کی تصدیق میں سوشل ریفارم ایڈوکیٹ یوں بیان کرتا ہے کہ

"آل انڈیا ہندو ضیافت جس کو بمبئی کی آریہ برادری نے معین کیا تھا۔ ۲۸ دسمبر سنہ گذشتہ کی شب کو ہوئی۔ اُس میں احاطہ بمبئی اور ایسا ہی مدراس۔ بنگال۔ پنجاب۔ صوبجات متحدہ۔ سندھ اور صوبجات متوسط سے ۵۰۰ مہمان تشریف فرما تھے۔ ان مہمانوں میں ۳۰ مستورات ۱۲۵ برہمن اور ۴۰ اچھوت جاتیوں کے آدمی شامل تھے۔ سر نارائن چندا وارکر نے فرمایا کہ اس ضیافت کا منشا ہندو جمہور کے اُن لوگوں کے درمیان نہایت نزدیکی تعلقات پیدا کرنے کا ہے۔ جو ذات پات کے سبب سے باہم منقسم ہو گئے ہیں۔ سر نارائن نے تمام حاضرین کو ترغیب دی کہ وہ لوگ اس مرحلہ میں کامیابی کا پورا پورا یقین رکھتے ہوئے ہر مخالفت کی پوری پوری مخالفت کریں۔" ہندوؤں کی تو یہ حالت ہے مگر دوسری طرف افسوس کا مقام ہے۔ کہ مسیحیوں میں ذات پات پر بہت کچھ لحاظ کیا جاتا ہے۔ "وقت کے خیال سے تو تمہیں اُستاد ہونا چاہیے تھا مگر اب اس بات کی حاجت ہے کہ کوئی شخص خدا کے کلام کے ابتدائی اصول تمہیں پھر سکھائے۔ اور سخت غذا کی جگہ تمہیں دودھ پینے کی حاجت پڑ گئی ہے۔"

بڑا بھائی

"انسان کے ساتھ ہمدردی اور اپنے ابنائے جنس کی مفلسی اور مصیبت کی حالت میں امداد کرنا انسانیت کا خاصہ اور فرض اولین ہے۔ اور جس قوم کے افراد اپنے اس خاصہ کو ظاہر اور اس فرض کو پورا کرنے کا احساس اور جذبہ اور کوششیں پائی جاتی ہیں۔ اس کی بابت بلا پس و پیش یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ قوم واقعی تہذیب اور ترقی کی شاہراہ پر جا رہی ہے۔ وہ قوم سچ مچ زندہ قوم ہے۔ مگر جس قوم میں نہ تو یہ احساس اور جذبہ ہے اور نہ ہی اس کی تکمیل کی سعی اور کوشش کی کوئی صورت موجود ہو اس کی بابت برملا یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ قوم مردہ ہے۔ اور تہذیب اور ترقی کی شاہراہ سے بہت پرے ہے۔ اصل پوچھو تو اُس قوم میں اس خاصہ کے نہ ہونے سے مذہب بھی برائے نام ہوتا ہے۔ ہندوستان کو چھوڑ کر یورپ اور امریکہ میں جب ہم نظر دوڑاتے ہیں تو وہاں بہت سی اس قسم کی سوسائٹیوں کی جو کچھ پاتے ہیں۔ مگر ہندوستان میں حیوانات کے ساتھ ہمدردی کی بہت سی سوسائٹیاں دیکھنے میں آتی ہیں خصوصاً ہندوؤں میں۔ مگر انسانی ہمدردی کے متعلق بہت ہی کم کوشش کیجاتی ہے۔ جو کچھ کوشش ہو بھی رہی ہیں وہ اچھی صورتوں میں پائی نہیں جاتیں۔ اُن کی حالت بہت ابتر ہے۔ خودغرضی اور خودپروری کے خیالات سے پر نظر آتی ہیں۔ اہل دول اس کام سے بالکل لاپرواہ نظر آتے ہیں۔ اور جو لوگ بارسوخ اور اہل ثروت ہیں وہ اپنے گرے ہوئے بھائیوں کو اٹھانے اور اُن کو اپنے پیروں پر کھڑا کرنے کی طرف کچھ بھی توجہ نہیں کرتے۔ ایک بھائی کو گرا دیتا تو



جانتے ہیں مگر اُٹھانا نہیں آتا۔ امریکہ میں انسانی ہمدردی اور اُن کو مدد پہونچانے کے متعلق بہت سی کمیٹیاں اور سوسائیٹیاں ہیں منجملہ اُن کے آجکل وہاں ایک قسم کی تحریک ہو رہی ہے۔ جس کو "بڑا بھائی" "بگ برادر" کے نام سے پکارا جاتا ہے ۷۹ شہروں میں اُس کی شاخیں ہیں اور ۲۵ ہزار آدمی اُس کی ممبری میں شریک ہیں۔ اکثر بڑے بڑے وکلا اور بیرسٹر علما ہو اور امراؔ اس کے ممبر ہیں۔ ہر ایک "بگ برادر" نے اپنے آپ سے یہ عہد کر لیا ہے کہ میں بالضرور کسی نہ کسی ایسے لڑکے کو سنبھالونگا۔ اور اُس کی امداد کروں گا جو محتاج نظر آئے جیسی کہ صورت ہوتی ہے وہ یا تو اُس کے لئے ملازمت کی تلاش کر کے اُس کو وہاں بھیج دیتے ہیں یا کسی اعلیٰ تعلیم کے لئے کسی مدرسہ یا کالج میں بھیجنے کا بندوبست کر دیتے ہیں۔ الغرض کسی نہ کسی طریق سے اُس کی بہبودی اور فلاحیت ضرور کر دیتے ہیں۔ اب ہم پوچھتے ہیں کہ کیا ہندوستان میں بھی کوئی بڑا بھائی بننے کی کوشش کرتا ہے؟ خصوصاً مسیحیوں سے ہماری التجا ہے کہ ضرور کوئی نہ کوئی کیا بلکہ بہت سی کمیٹیاں اس قسم کی بنائیں جو "بڑا بھائی" یا "بگ برادر" کہلانے کی مستحق ہوں۔ اور یوں گرتے ہوئے اور غریب مسیحی اپنے پیروں پر کھڑے ہوں تو قوم کی حالت بہتر ہو جائے۔

مجاز مرسل کی نوع اول کا فایدہ

مجاز مرسل کی نوع اول جس کا ہم گذشتہ ہفتہ ذکر کر چکے ہیں۔ یہ تھی "جزو کی جگہ کُل کا استعمال کرنا"۔ اور اُس کے متعلق ہم نے بائبل میں سے بہت سی مثالیں بھی ہدیہ ناظرین کی تھیں۔ اس وقت ہم اُس کا فایدہ بتاتے ہیں۔ اس قاعدہ سے معترضین کے اُس اعتراض کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ کہ بائبل کے اندر اجتماع نقیضین یا غلط بیانی پائی جاتی ہے لیکن اگر ایسے موقعوں پر اس اصول کا خیال رکھا جائے کہ وہ از روئے قاعدہ مجاز مرسل آیا ہے۔ اور "جزو" کی بجائے "کل" استعمال ہوا ہے تو ایسے اعتراض بالکل حل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً کوئی اعتراض کر سکتا ہے کہ رومی ۱: ۸ میں جو رومی کلیسیا کے ایمان کی بابت لکھا ہے۔ کہ "تمہارے ایمان کا تمام دنیا میں شہرہ ہو رہا ہے" بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اُن کے ایمان کا شہرہ اُس وقت ہندوستان یا چین یا یورپ ہی کے دیگر ممالک میں یا افریقہ میں تو نہیں تھا بھلا ساری دنیا میں شہرہ ہونے کے کیا معنی؟ تو ہم بلاپس و پیش یہ جواب دے سکتے ہیں کہ یہ مجاز مرسل کے طور پر جزو کی بجائے کل استعمال کیا گیا ہے۔ اور اُس سے مراد دور دور تک ہے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ اس میں صنعت مبالغہ بھی مشتمل ہے جس کا ذکر ہم آگے کسی وقت حسب موقعہ مفصل طور پر کرینگے پیدائش ۲۱: ۷ میں جو ابراہام سے کہا گیا ہے کہ کوئی ابراہام سے کہہ سکتا تھا کہ "سرہ لڑکوں کو دودھ پلائے گی" بالکل غلط ہے کیونکہ یہاں صیغہ جمع آیا ہے۔ حالانکہ سرہ نے صرف ایک لڑکے کو دودھ پلایا یعنی اضحاق کو جو اُس کے شکم سے پیدا ہوا تھا۔ تو ہم اسی قاعدہ کے مطابق دلیری سے جواب دینے کے مجاز اور مستحق ہیں کہ یہاں واحد کی جگہ جمع بطور مجاز مرسل واقعہ ہوا ہے۔ اسی قسم کی عجیب اور بہت سی مثالیں بائبل میں موجود ہیں تو یہ اس امر کی مزید تصدیق ہے کہ ایسے بیانات اور محاورات بائبل میں جہاں کہیں ملیں وہ سب اسی اصول اور قاعدہ کے تحت میں آ سکتے ہیں۔ اور غلط بیانی یا اجتماع نقیضین کے خیال کا ذرا سا بھی شائبہ باقی نہیں رہ سکتا۔

کل کے عوض میں جزو کا استعمال

یہ نوع مجاز مرسل کی اس نوع کے جس کا ہم گزشتہ ہفتہ میں ذکر کر چکے ہیں۔ بالکل برعکس ہے۔ گذشتہ ہفتہ ہم نے جزو کے عوض میں کُل کا استعمال بائبل میں

اطلاع ضروری

حسب معمول اپنے اور اپنے خریداروں کے فایدہ اور آسانی کے لئے ہم ۴ فروری ۱۹۱۶ء کو اخبار اُن صاحبوں کے نام جن کا چندہ بابت ۱۹۱۶ء وصول نہیں ہوا وی پی بھیجیں گے۔ وی پی کے بھیجنے اور وصول کرنے میں کوئی بے عزتی نہیں بلکہ آسانی ہے۔ منی آرڈر کرانے کی تکلیف نہیں اٹھانی پڑتی۔ چونکہ قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاتی ہے اس لئے جن صاحبوں کی طرف سے ۱۹۱۶ء کا چندہ وصول نہیں ہوگا۔ اُن کا اخبار بند کر دیا جائے گا۔

مینیجر نور افشاں

سے دکھایا تھا۔ مگر اس وقت ہم اُس کے برعکس کل کے عوض جزو کا استعمال دکھاتے ہیں۔ اس کی بہت سی مثالیں بائبل میں ملتی ہیں۔ لیکن اختصاراً یہ ہیں۔ اعمال ۲۷: ۳۷ ہم سب ملکر جہاز میں ایک سو چھہتر آدمی یہاں اصل زبان میں "پسوخائے" یعنی جانیں مذکور ہوا ہے۔ جس سے مراد آدمی یعنی پوری انسانیت ہے۔ "جان" انسانیت کی ایک جزو ہے۔ اسی طرح اعمال ۲: ۴۱ وغیرہ اور لوقا ۲: ۹ میں بھی اردو میں "آدمی" یا "شخص" ترجمہ ہوا ہے۔ مگر اصل زبان میں "پسوخائے" "جانیں" آیا ہے۔ ہاں لوقا والے حوالے میں "جان" ترجمہ ہوا ہے۔ جو لفظی ترجمہ ہے۔ اسی طرح زبور ۳: ۲+ ۱۱: ۱+ ۲۵: ۱۳ حزقی ایل ۱۸: ۴+ یسعیاہ ۵۸: ۵ پیدائش ۱۲: ۵+ ۱۷: ۱۴ خروج ۱۲: ۱۹ احبار ۴: ۲ میں عبرانی زبان میں ہمیشہ "نفش" یعنی "جان" کا لفظ آیا ہے۔ جس کا اردو میں "آدمی" یا "شخص" یا "جان" ترجمہ کیا گیا ہے۔ اسی کے متعلق صیغہ جمع کی بجائے واحد کا استعمال ہوا ہے۔ یعنی کل کے عوض میں جزو۔ اس کی مثالیں نوع ہنم کے تحت میں بیان کی جائیں گی۔ یہاں مسلسل طور پر ہم سبب کی جگہ مسبب کے استعمال کا ذکر کریں گے۔

سبب کی جگہ مسبب کا استعمال

مجاز مرسل کی نوع سوم یہ ہے کہ سبب کی جگہ مسبب کا استعمال کیا جاتا ہے۔ خلقت مثلاً ا کرنتھی ۱: ۳۰ میں یسوع کی بابت لکھا ہے کہ وہ ہمارے لئے حکمت اور راستبازی

اور پاکیزگی اور مخلصی ٹھہرا یعنی ان صفات اور خوبیوں کا سبب ٹھہرا۔ یہ صفات اور خوبیاں مسیح کا مسبب ہیں پس سبب کی جگہ مسبب بیان ہوا ہے۔ اسی طرح لوقا ۱۱: ۱۴ کا متی ۱۲: ۲۲ کے ساتھ مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گونگی بدروح وہ ہے جس نے اُس آدمی کو جس میں وہ تھی گونگا کر چھوڑا تھا۔ پھر رومی ۱: ۱۶ میں لکھا ہے کہ انجیل ... نجات کے لئے خُدا کی قدرت ہے" یعنی نجات کے لئے اُس کی قدرت کا ذریعہ ہے۔ اسی طرح خُدا ایمانداروں کی قوت "زندگی" عمر کی درازی اور "نجات" کہلاتا ہے۔ (زبور ۱۸: ۱ استثنا ۳۰: ۲۰+ خروج ۱۵: ۲) پھر مسیح نجات۔ زندگی۔ قیامت کہلایا ہے (دیکھو یسعیاہ ۴۹: ۶ لوقا ۲: ۳۰ یوحنا ۱۱: ۲۵) اور صلح (افسی ۲: ۱۴) ہماری زندگی (کلسی ۳: ۴) ایمان ہمارا غلبہ کہلایا ہے۔ (ا یوحنا ۵: ۴) کیونکہ اس کے سبب سے ہم دنیا پر غلبہ یا فتح پاتے ہیں۔ یہاں ایمان سبب ہے اور اس کی بجائے غلبہ مسبب بیان ہوا ہے اور مسیح ہماری صلح وغیرہ کا سبب ہے اور صلح وغیرہ مسبب۔ نیز جس چیز سے ہماری زندگی قایم اور محفوظ رہتی ہے یا روزی پیدا ہوتی ہے۔ اُس کو زندگی کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ (دیکھو استثنا ۲۴: ۶ مرقس ۱۲: ۴۴۔ لوقا ۸: ۴۳+ ۱۵: ۱۲) خوشخبری یعنی وہ خبر جو خوشی کا سبب ہوتی ہے۔ (رومی ۱۰: ۱۵) روٹی بجائے اس اناج کے مستعمل ہوئی ہے جس سے کہ روٹی بنتی ہے۔ (واعظ ۱۱: ۱) اصل زبان میں "لخم" یعنی "روٹی" جسکا ترجمہ اردو میں "خورش کا غلہ" ہوا ہے) روٹی مسبب ہے غلہ سبب پھر شرم جو سبب ہے اپنے سبب بت پرستی کے بجائے مستعمل ہوا ہے (یرمیاہ ۳: ۲۴)۔

ہوسیع ۹: ۱۰) زندہ اُمید (ا پطرس ۱: ۳) یعنی وہ امید جو ایماندار کو زندہ کرتی یعنی سرسبز و تروتازہ اور خوش کرتی ہے۔ یہاں امید سبب ہے۔ اور خوشی اُس کا سبب ہے۔ "مے مسخرہ بناتی ہے۔ اور مست کرنے والی ہر ایک چیز غضب آلودہ کرتی ہے" (امثال ۲۰: ۱) یعنی مسکرات آدمی کو مسخرہ اور غضبناک بناتی ہے۔ اسی قسم کا مجاز مرسل عبرانی ۶: ۱ اور ۹: ۱۴ میں بھی واقعہ ہوا ہے۔ جہاں "مردہ کاموں" کا ذکر ہوا ہے جن سے مراد ہے ایسے کام جو انسان کو ہلاکت تک پہونچا دیتے ہیں۔ یا نیک کام کرنے کی طاقت انسان کے اندر سے سلب کر دیتے ہیں۔ اسی طرح استثنا ۳۰: ۱۵ میں مرقوم ہے کہ "دیکھ میں نے آج کے دن زندگی اور نیکی کو اور موت اور بدی کو تیرے آگے رکھا ہے۔ یعنی کہ میں نے تیرے سامنے واضح طور پہ ظاہر کر دیا ہے۔ کہ ان باتوں کا موجب یا سبب کیا ہے۔ یعنی سبب کا بیان کر کے سبب ظاہر کیا ہے۔ یوحنا ۳: ۱۹ میں "سزا کے حکم کا سبب یہ ہے"۔ اصل زبان میں "فتوے یہ ہے" یعنی فتوے کا سبب یہ ہے مسبب کا بیان ہے۔ نور دنیا میں آیا۔ اور آدمیوں نے تاریکی کو نور سے زیادہ پسند کیا" پھر رومی ۷: ۷ "کیا شریعت گناہ ہے" یعنی گناہ کا سبب ہے؟ رومی ۸: ۶ میں مسطور ہے۔ جسمانی نیت موت ہے مگر روحانیت زندگی اور اطمینان ہے" یعنی ان برکات کا سبب ہے۔

اطلاع جملہ خریداران ہندوستانی سائیکلوپیڈیا کو اطلاع دیجاتی ہے کہ بوجہ جنگ یورپ کا غذ وغیرہ اشیا بہت گراں ہو گئی ہیں اور خریدار کم ہو نیکی وجہ سے فی الحال یہ سلسلہ بند کیا گیا ہے۔ خاطر جمع رکھیں یا توبہ

مراسلات

سنٹ جانسن کرسچن بوائز ہاسٹل آگرہ

اگر میں بحیثیت ایک نو مسیحی ہونے کے اپنے مضمون کا آغاز ان لفظوں سے کروں تو شاید نامناسب نہ ہوگا۔ جب اسلام ترک کر کے مسیحیت کو اختیار کیا۔ ان دونوں مذاہب کے ایک خاص اور نمایاں فرق پر میں نے اکثر غور کیا یعنی مسیحیت ہمیشہ تعلیم و روشنی کو برقرار رکھنے والی اور اس کی پھیلانے والی ثابت ہوئی۔ کون نہیں جانتا کہ مسیحیت نے یورپ کے غیر مہذب اقوام کے درمیان تعلیم و شائستگی کی بنیاد ڈالی۔ اور کون ایسا شخص ہے جو واقف نہ ہو کہ جب عمر خلیفہ دوم نے اسکندریہ ایسے پرانے دار العلوم کو فتح کیا تو اس کی بے بہا و عظیم کتب خانہ کو خاک میں ملا دیا جس کا رونا تواریخ اب تک روتی ہے۔ مسیحی کلیسیا کا وہ شعبہ جو سی ایم ایس کے نام سے موسوم ہے کہاں تک مسیحیوں کی تعلیمی ترقی کا حامی اور وسیلہ رہی ہے۔ اس کی عمدہ نظیر سنٹ جانسن کرسچن ہاسٹل ہے۔ یہ عمارت ایک لاکھ روپیہ کے صرف سے تعمیر ہوئی ہے۔ جس میں ۶۴ ہزار روپیہ فیاض گورنمنٹ نے عطا کیا۔ اور اس ہاسٹل نے پادری پری میبر صاحب کی زیر نگرانی جو سی ایم ایس کے پادری اور انجنیئر بھی ہیں۔ خوش اسلوبی سے انجام پایا۔

اس کا بنیادی پتھر ۱۶ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ء کو مسٹر کوب۔ دام اقبالہ کمشنر روہیلکھنڈ نے اپنے ہاتھوں رکھا تھا اُس کے بنانے کے یادگار کا پہلا جلسہ ۱۶ دسمبر سنہ ۱۹۱۴ء کو ہوا تھا۔ مگر یہ پہلا موقعہ ہے کہ جب ہاسٹل اپنے کھیلنے کے وسیع میدان۔ تیرنے کے حوض بجلی کی بتیاں۔ خوبصورت چیپل اور لائبریری وغیرہ سے تعمیر و آراستہ ہو کر اپنا دوسرا سالگرہ ۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۱۵ء کو منایا جس کا ذکر نور افشاں کے محترم ناظرین کے سامنے اس قدر عرصہ کے بعد پیش کیا جاتا ہے کہ معزز پائنیر و خاصکر لیڈر اپنے اخباروں میں بہت کچھ گوہر افشانی کر چکے ہیں۔ تاہم اس کا ذکر ناظرین کے لئے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ یہ جلسہ گویا ایک خاندانی شرکت تھی جس میں آگرہ کے تمام مسیحی میڈیکل و وکٹوریہ سکول کی خواتین متصل سے ہاسٹل کے بہی خواہ اور معزز یورپین اصحاب کی ایک خاص تعداد شریک تھی۔ پروگرام کے بموجب ۳ بجے میڈیکل کے مسیحی طالب علموں سے ایک ہاکی میچ ہوا۔ ہاسٹل ایک گول سے ہار گیا۔ شکستہ ہمپشایر رجمنٹ نے بینڈ کے عمدہ انتخابوں کو بجا کر جملہ حاضرین کو خوش کیا۔ اس کے بعد چاء پانی کے ذریعہ سے حاضرین کی تواضع کی گئی۔ ان کارروائی کے ساتھ ہی حاضرین غول کے غول ہاسٹل کے ایک کمرے سے دوسرے کمرے۔ کلب روم سے۔ تیرنے کا حوض اور وہاں سے ڈسپنسری۔ ڈسپنسری سے لائبریری۔ لائبریری سے چیپل وغیرہ کے ملاحظہ سے لطف حاصل کرتے رہے۔ ۵ بجے تمام مجمع ہاسٹل کے بڑے ہال میں جو نہایت آراستہ تھا داخل ہوا۔ یہاں کارروائی کا آغاز دستور کے برخلاف قومی گیت سے ہوا۔ اس اختراع سے خاص اظہار وفاداری منظور تھی۔

بادشاہ سلامت کی سُریلی آواز جلسہ کے آغاز میں مسیحیوں کی وفاداری و اُستاد و طلباء کے گرمجوشی کا اظہار کر رہی تھی۔ در حقیقت ہاسٹل جہاں تک اسحاقات پر فخر کرے وہ کم ہے۔ صرف ہاسٹل اسٹاف میں سے چار اصحاب فرانس کی سرحد پر موجودہ جنگ میں حصہ لے رہے ہیں۔ ان چاروں کے علاوہ دو اسکول میں سے لفٹنٹ کے عہدہ پر اسمد ہو کر تشریف لے گئے ہیں۔

رپورٹ کے بعد مسز ڈیوس صاحبہ۔ سنٹ جانسن کالج کے پرنسپل کی اہلیہ نے ہاسٹل کی طرف سے لڑکوں کو انعام تقسیم کیا جس کے بعد گیت اور ڈرامے شروع ہوئے۔ پہلا ایک سین جولیس سیزر کے قتل کا انگریزی میں ہوا۔ دوسرا ایکٹ مرچنٹ آف وینس کا اردو ترجمہ دلفروش نہایت خوش اسلوبی سے لڑکوں نے دکھایا جس کی کامیابی کی تعریف نے لیڈر و پائنیر کے کالموں میں جگہ پائی۔ اور جملہ حاضرین نے پوری دلچسپی حاصل کی۔

شاید ہاسٹل کی نسبت اس قدر اور کہہ دینا غیر مناسب نہ ہوگا کہ محترم پادری این ایچ ٹبز صاحب کی کوشش بے شک قابل داد ہے ہندوستانی مسیحی جہاں تک آپ کے شکر گزار ہوں وہ کم ہے۔ آپ ہی مسیح کے تولیہ بند خدمت گذار کہلانے کے لائق ہیں۔ ہاسٹل کی وسیع فیلڈ۔ تیرنے کا حوض۔ بجلی کی بتیاں وغیرہ وغیرہ آپ ہی کے حُسن سعی کا نتیجہ ہیں۔ اور ہاسٹل کے لائق وارڈن محترم پادری کنگٹن صاحب و لائق سب وارڈن مسٹر الفریڈ ظہیر صاحب جو ہاسٹل اسکول کے ہیڈ ماسٹر بھی ہیں۔ ہاسٹل کی ترقی و بہتری میں ایک خاص حصّہ لے رہے ہیں۔ اور ہاسٹل جہاں تک آپ کا شکریہ ادا کرے کم ہے۔ اس سال ایک نئی اڈوائسری کونسل زیر صدارت لشپ

آف لکھنو ہاسٹل کے لئے قایم ہوئی۔ جس میں تیرہ ممبروں میں سے سات ہندوستانی مسیحیوں کا ہونا ضرور ہے۔ غرضیکہ ہاسٹل کے لئے اتنا کہنا کافی ہے۔

جہل کا یاں پروہ حائل اُٹھا
علم کا سترخفی دل پر کھُلا
جس طرح کالی گھٹا ہو اور برق
نور سے پرنور کردے غرب و شرق
یہ طلسم حیرت افزا مکان
کاشفِ سترِ زمین و آسمان

فقط۔ الراقم:—

خاکسار۔ یوحنا عبد السبحان المتوطن کلکتہ
مقیم آگرہ سینٹ جانسن ہاسٹل
آگرہ

عزیز اللغات

تصنیف

پادری قاضی خیر اللہ صاحب پروفیسر
سینٹ جانس کالج لاہور

اس علمی زمانہ میں بیسیوں لغت کی کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ اور ہوتی رہتی ہیں مگر

ہر گُلے را رنگ و بوئے دیگر ست

کامل لغات تو آج تک کوئی نہیں دیکھی۔ عزیز اللغات بھی کامل نہیں۔ مگر دیگر لغت کی کتاب سے یہ ایک بڑا امتیاز رکھتی ہے۔ جو کمی تھی کہ عموماً تمام لغت میں تھے وہ اس میں پورے کئے گئے ہیں۔ مسیحی الفاظ جو خاص مذہبی امتیاز رکھتے ہیں۔ جن کو صرف مسیحی اُستاد ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اور بائبل کے الفاظ جو علم الٰہی کے اُستاد ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اس ڈکشنری میں وہ درج کئے گئے ہیں۔ چونکہ اب وہ الفاظ عام ہوتے جاتے ہیں بحث دمباحثہ میں اُن کا تذکرہ ہوتا ہے۔ اور عام لوگ اُن کو سمجھ نہیں سکتے۔ اور وہ عام لغت کی کتابوں میں کہیں پائے نہیں جاتے۔ قاضی صاحب نے اس بڑے گھاٹے کو پورا کردیا ہے۔ مثلاً صلیب۔ اس کے متعلق صلیب کا بیان کردیا ہے۔ مسایل دین۔ ۳۹ عقایٔد کا بیان کیا ہے۔ ایذا رسانی قیصران روما کی ایذا رسانیوں کا جو مسیحیوں پر گئی ہیں مختصر ہر ایک ایذا کا بعہد قیصران بیان کیا ہے۔ یہ لغت ڈیوٹی سکولوں مسنریوں اور مباحثین کے واسطے ازحد مفید ہے۔ قاضی صاحب آپ نے خوب کام کیا۔ اس زمانہ میں اس کی اشد ضرورت تھی۔ اور آپ نے اس ضرورت کو پورا کردیا۔ اب تو سچ مچ آپ قاضی ہیں۔ آپ کا خطاب اب قاضی اللغات ہونا چاہیے

یہ لغت کی کتاب حد سے چکنے کاغذ پر اعلیٰ صفائی سے چھپی ہے یہ صرف منشی غلام قادر مسیحی پرنٹر کا نتیجہ ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ منشی غلام قادر بہت گراں پرنٹر ہے۔ مگر یہ بات وہ بھول جاتے ہیں کہ ایسی صفائی اور ایسی اعلیٰ چھپوائی اور جواہر رقم کتابت کے واسطے خرچ ہوتا ہے۔ بازاری چھپوائی اندھا کرنے کے واسطے طوطیائے نابینائی ہے۔ مگر منشی صاحب کی چھپوائی سرمہ سلیمانی ہے۔

یہ قریب ۷۰۰ صفحہ کی ہے۔ قیمت عاؔ

دیوان سٹھا کرسنگھ اینڈ سنز صدر بازار نوشہرہ ضلع پشاور سے مل سکتی ہے۔

راقم:—

واعظ

انجیلی بشارت کے جلسے

یوحنا ۱۰-۱۰ میں آیا ہوں کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں۔

مقام شکر کا مقام ہے کہ گذشتہ نومبر اور دسمبر میں اڈی صاحب کی میٹنگوں کے وسیلے لاہور کے مسیحیوں کو برکت ملی۔ اس کو مدنظر رکھ کر لاہور کی تمام مسیحی جماعتوں کے اتفاق سے یہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ اُردو زبان میں بھی ایسے جلسے کئے جائیں

کن کے لئے۔ سب کے لئے جو مسیحی ہیں یا مسیحی کہلاتے ہیں۔ خواہ وہ کسی جماعت سے تعلق رکھتے ہوں یا نہ رکھتے ہوں۔

واعظ۔ پادری جان فرمن صاحب ایم اے مین پوری سے بلائے گئے ہیں۔ امریکہ اور ہندوستان دونوں ملکوں میں خدا نے اُن کے کام پر بڑی برکت دی ہے۔

گیت۔ چھپے ہوئے بھجن اور غزلیں عبادت کے کمرے میں مہیا کئے جائینگے۔

درخواست۔ (۱) شخصی خانگی اور کلیسیائی دعاؤں میں لاہور کے مسیحیوں اور واعظ کو یاد کریں

(۲) گرجاؤں میں دعا کی میٹنگیں اب سے خاص اسی روحانی برکت کے لئے کریں۔

(۳) جو بے پرواہ ہیں اُن کو پہلے سے جلسوں میں آنے کے لئے آمادہ کریں۔ اُن کے درمیان ابھی سے شخصی کام شروع کردیں۔ تا عین وقت پر اُن کی مدد کرسکیں۔

(۴) ہر جلسے میں وقت سے پہلے اور پانچوں جلسوں میں آنے کا ارادہ ٹھان لیں۔
(۵) آپ آمین آمین کرائیں۔
(۶) اس اخبار کو جلسوں تک سنبھالکر رکھیں۔

پروگرام

اتوار - ۱۳ فروری - ۴ بجے شام
پیر ۱۴ " ۶ بجے شام
منگل ۱۵ " " "
بدھ ۱۶ " " "
جمعرات ۱۷ " " "

ینگ ویمنز کرسچن ایسوسی ایشن ہال ایبٹ روڈ متصل قلعہ گوجر سنگھ۔

سکرٹری ریلجیس ورک کمیٹی - وائی - ایم - سی - اے
لاہور



التماس

ہمشیرہ گان و بھائی صاحبان کی خدمت میں التماس۔

اطلاع دیتی ہوں کہ ایک مسیحی فقیر جس کا اسم مبارک سوامی سندر سنگھ حلیہ یہ ہے لباس سیاہ کرتا اور بھگوی پگڑی زیب تن ہے۔ اور کندھے پر اُن کے ایک لکڑی یعنے صلیب اور ہاتھ میں سبز رنگ کا ایک بستا ہو اور اُس بستے میں بے شمار جواہرات اور دولت بھری ہوئی ہے۔ جس وقت آپ صاحباں کو ملیں۔ اسی وقت ہی وہ دولت لینے کی کوشش کریں۔ وہ دولت مفت تقسیم کرتے پھرتے ہیں۔ کیونکہ اُنہوں نے بھی مفت پائی ہے۔ جس وقت آپ وہ دولت حاصل کریں تو ہوشیاری سے اور احتیاط سے رکھیں۔ کیونکہ ایک بڑا چالاک چور بھی ہے جو اُس کو اُڑانے کی کوشش کریگا۔ لیکن چندروز۔ لیکن جب آپ صاحبان اس پاک دولت کو اچھی طرح سے سنبھال لیں گے تو پھر وہ چور خود ناچار و شرمندہ ہو کر پیچھا چھوڑ دیگا۔ پھر دولت آپ کی اور آپ اُس کے ہو جاوینگے۔ اور روز بروز وہ کثرت سے بڑھیگی۔ اور پھر آپ صاحبان اُس کو مفت تقسیم کرنے کی کوشش کریں۔ بموجب شعر کے۔ "ترا دا وہ - دیگیاں را بدہ" - جو ڈھونڈتا ہے وہ پاتا ہے۔ اس سے محروم رہنا پھر پچھتانا ہے۔ پھر پچھتائے کیا ہوتا ہے جب چڑیا چگ گئی کھیت۔ جاگو جاگو بھائیو کوشش کرو کوشش کرو۔ ڈھونڈو بھائیو ڈھونڈو۔

مانگو تو تمہیں دیا جائیگا۔ ڈھونڈو تو پاؤ گے دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائیگا۔ کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے۔ اُسے ملتا ہے۔ اور جو ڈھونڈتا ہے وہ پاتا ہے۔ اور کھٹکھٹاتا ہے۔ اسی کے واسطے کھولا جائیگا متی ۷: ۷-۸ آیت

راقمہ دعاگو ایس کرشچند سیالکوٹ۔

مقبولیت دُعا

دعا کی مقبولیت کے لئے ذیل کی شرائط کو پہلے پورا کرو۔ تاکہ بزرگ قوم ہو کر حال کی اور آنے والی آفات کے دور کرنے والے بنجاؤ۔ ورنہ آفات کا سبب ٹھہروگے۔

پہلی شرائط:- ہر ایک امیر و غریب عیسائی غیر عیسائی اس پاک روح و فضل کے زمانے میں دسویں حصے سے دُگنا دیوے۔ دسویں حصے سے کم نہیں۔ ہر ایک غریب بیوہ یتیم اور مسافر اور عیسائی۔ واعظ اندھے لنگڑے بیمار وغیرہ کے واسطے بعد میں دُعا یا عبادت کرے۔ دیکھو استثنا ۲۶: ۱۲ سے ۱۹ ملاکی ۳: ۱۰ متی ۲۳: ۲۳ اقرنتی ۱۶: ۱ و ۲ عبرانی ۷: ۵-۶

دوسری - اتوار کو عیسائی گرجہ میں جماعتی دعا میں شریک ہو کر اپنے اپنے گناہ کا اقرار خدا کے اور جماعت کے آگے متفرق آفات کا نام لیکر کرو کراؤ۔ ۲ تواریخ ۶، ۷ باب متی ۱۸: ۲۰

تیسری - ہر ایک اپنے اپنے گھر میں دروازہ بند کر کے پوشیدگی میں اکیلا ہو کر دعا کرو۔ متی ۶: ۶۔

چوتھی - خداوند مسیح کا نام اور کام کا واسطہ دے کر اور اس کی مرضی اور خوف اور یقین اور دلیری کے ساتھ روز روز دعا کرا کرو۔ دیکھو یوحنا ۱۶: ۱۴ عبرانی ۱۰: ۲۲ و زبور ۱۴۵: ۱۹ یوحنا ۵: ۲۴ عبرانی ۴: ۱۶ اتسلونیکی ۵: ۱۷۔

پانچویں - خدا تعالےٰ اور خداوند مسیح کے حکموں کی فرمانبرداری کر کے دعا کرو یوحنا ۱۵: ۷ سے ۱۴ متی ۵ و ۶ باب استثنا ۲۸ باب۔ خروج ۲۰ باب۔ ایوحنا ۳: ۲۲ سے ۲۴۔

چھٹویں شرط:- روزہ رکھ کر اور کفایت شعار ہو کر دعا کرو۔ عزرہ ۸: ۲۳ متی ۶: ۷ اعمال ۱۳: ۳ لوقا ۱۵: ۱۱

ساتویں:- صبح دوپہر اور شام تین وقت دعا کرو۔ دانیال ۶: ۱۰

آٹھویں۔ کلام پڑھکر یا سنکر دعا کرو۔ امثال ۲۸: ۹۔

نویں۔ معافی دیتے ہوئے دعا کرو اعمال ۷: ۶۰ مرقس ۱۱: ۲۵

دسویں۔ گھٹنے ٹیک کر اور ہاتھ اٹھا کر اور دیر تک کر کے دعا کرو۔ اعمال ۷: ۵۵-۶۰

گیارھویں۔ دُکھ اُٹھاتے ہوئے اور مار کھاتے ہوئے اور مرتے ہوئے دعا کرو۔ اعمال ۷: ۵۹۔

بارھویں۔ کلیسیا کے بزرگوں کو بلاکر گناہ کے اقرار کے ساتھ ایک دوسرے کے آگے دعا مانگو۔ یعقوب ۵: ۱۴ سے ۱۶

تیرھویں۔ بار بار ہمت کے ساتھ روز روز دعا میں لگے رہنا چاہئے۔ جب تک جواب نہ ملے لوقا ۱۸: ۱-۸

مذکورہ بالا شرائط پر عمل نہ کروگے تو کچھ تعجب نہیں کہ کال و دیگر آفات کی پیشینگوئی اسی سال پوری ہوجاوے۔ دیکھو مکاشفات ۶: لوقا ۲۱: ۳۶ اور پورے باب پر غور کرو۔

راقم:-
سیموئیل بلدیو۔ واعظ انجیل
لودیانہ مشن کمپونڈ۔

ٹریکٹ سوسائٹی اور مسیحیوں کے فرائض

گذشتہ سے پیوستہ۔

اخبار ہر ملک کے لئے مثل عینک اور آئینہ کے ہیں جن کا اثر ادنے اور اوسط اور اعلے درجہ پر عموماً ہوا کرتا ہے۔ یہ اخبار جنکا میں نے شمار اٹکل سے کیا ہے۔ عموماً اُردو و ہندی اخبار ہیں۔ اور عام طور پر ان اخباروں کو اوسط درجہ کے تعلیم یافتہ پڑھا کرتے ہیں۔ اور آپ ضرور اسبات کو ماننے کے لئے تیار ہونگے کہ اوسط درجہ کے لوگوں کا شمار ہر ملک میں بہت زیادہ ہوا کرتا ہے۔ پس خیال کیجئے کہ لاکھوں بلکہ ملک کے زیادہ تعلیم یافتہ جوانوں کے دل ان اخباروں کے مضامین سے سانچے میں ڈہالے جارہے ہیں۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ ملک کی شائستگی و اخلاق و مذہبی تعلیم کا رجحان وہی ہوگا جو ملک کا لٹریچر ہوا کرتا ہے۔ پس اس علم ادب کو چھوڑ کر جو بذریعہ کتابوں اور رسالوں کے مسیحی مذہب کے خلاف پھیلایا جارہا ہے۔ اخباروں کے ذریعہ سے بہت جوانوں کے دلوں میں متواتر مسیحی مذہب کے خلاف تخم ریزی کی جاتی ہے جس کے برخلاف مسیحیوں میں کوئی تریاق نہیں ہے۔ کتابوں کو لوگ عموماً کم پڑھا کرتے ہیں۔ مگر اخبار کے پڑھنے والے کثرت سے ہر ملک میں پائے جاتے ہیں۔ ہمارے مشنری اور دیسی مسیحی بھائی اور بہنیں ذرا آنکھ کھولکر دیکھیں کہ کیا اکیلا نورافشاں اور مسیحی تجلی کی اب تک خبر نہیں زندہ ہے یا مر گیا۔ اس بڑے سیلاب کا جو مخالف مذہب عیسوی زور سے بہہ رہا ہے۔ کچھ مقابلہ کر سکتا ہے۔ یہ تو سمندر میں شاید چلو بھر پانی کی برابر ہستی رکھتا ہو میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان دینی کتابوں اور اخباروں میں اس قسم کے مضامین شایع ہوتے رہتے ہیں۔ جو سنجیدہ اور قابل وقعت مضامین ہیں۔ اور اپنی اہمیت و مدلل ہونے کے باعث سے قابل جواب ہیں۔ اور اس قسم کے بھی سینکڑوں مضامین چھپتے رہتے ہیں۔ جنہیں مسیحی مذہب پر محض بہتان اور طعن و تشنیع کا کلام کہنا چاہئے۔ مگر اس بات کو یاد رکھئے کہ عموماً جب ان بہتانوں کی تردید نہیں ہوتی۔ اور پبلک سچائی سے واقف نہیں کی جاتی ہے۔ تو ان کا اثر مسیحی مذہب پر کس قدر برا پڑتا ہے۔ میں دو چار مثالیں اس قسم کی ہزاروں سینکڑوں میں سے آپ کے ملاحظہ کے لئے نقل کرتا ہوں۔ آریہ اخبار ارجن مطبوعہ ۱۳ جولائی سنہ ۱۹۱۴ء اپنے مضمون کی سُرخی یوں لکھتا ہے۔ کہ حضرت عیسے کو پھانسی کیوں ملی۔ حیرت انگیز راز کا انکشاف ایک مشنری پروفیسر کی زبان سے۔ پروفیسر موصوف سے آریہ صاحب نے یہ سوال کیا کہ جب خدا جانتا تھا کہ شیطان اس کے بندوں کو راہ حق سے بہکا لیگا۔ تو کیوں نہ اُس نے پہلے ہی اس بات کا خاطر خواہ بندوبست کردیا کہ بیچارے آدم اُس کے پنجے سے محفوظ رہتے۔ کیا یہ خدا کی غلطی نہیں ہے۔ تو پروفیسر صاحب نے فرمایا کہ بے شک اسی غلطی کی وجہ سے تو خداوند کو سولی پر چڑھنا پڑا۔ اب آریہ صاحب اس پر یوں فرماتے ہیں۔ دیکھئے کیمبرج کا گریجوئیٹ انگریز پروفیسر اور دین عیسوی کا سرگرم پرچارک کیسے صاف



لفظوں میں خداوند کی غلطی کا اعتراف کرتا ہے۔ غلطی کو دوسرے لفظوں میں ہم گناہ کہہ سکتے ہیں پس معاملہ صاف ہے کہ خدا کے بیٹے کو اپنے گناہ کی عوض میں پھانسی پر چڑھنا پڑا۔ اور مرزا قادیانی کے مریدوں کی جانب سے ریویو آف ریلیجن بابت ماہ مارچ ۱۹۱۶ء میں خداوند مسیح کی بابت یوں لکھا ہے کہ اب تو ایک عیسائی فرقہ اس بات کا قائل بھی پیدا ہو گیا ہے کہ حضرت مسیح کے تین بیویاں تھیں۔ علاوہ ازیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مریم بھی یوسف کی دوسری بیوی تھیں پھر اسی نمبر میں صفحہ ۱۱۳ میں یوں مرقوم ہے۔ کہ ڈاکٹر کراس ایک واقعہ کو جس کا ذکر طالمود نے کیا ہے۔ یوں بیان کرتا ہے۔ یہاں یسوع بحیثیت ربی یشوع بن پراچا کے شاگردوں کے پیش کیا گیا ہے جس کے ساتھ وہ مصر میں بھاگ گیا۔ کیونکہ بادشاہ ربیوں کو تکلیف دیتا تھا۔ بعد میں جب دونوں فلسطین میں واپس آ گئے تو یسوع کا کسی عورت کیساتھ اس کی خوبصورتی پر فریفتہ ہو جانا دیکھ کر ربی نے اسے عاق کر دیا یہی سبب تھا کہ یسوع نے ہر اصلی مذہب سے ارتداد کی طرف لوگوں کو بلایا۔ پھر ریویو آف ریلیجن بابت اپریل ۱۹۱۶ء صفحہ ۱۶۲ و ۱۶۳ میں اس سرخی سے مضمون لکھا گیا ہے "کہ کیا حضرت مسیح بیوی رکھتے تھے" اس کے ذیل میں ایک مارمن پادری اورسن ہائڈ کا قول نقل کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مارتھا اور مریم اور دوسری عورتوں کے متعلق جو مسیح کے ساتھ ساتھ رہتی تھیں کیا کہنا چاہئے۔ پہلے زمانہ میں یہ رواج تھا کہ عورتیں اپنے خاوندوں کو لارڈ یعنی آقا کے نام سے پکارتی تھیں جیسا کہ سیرہ کی مثال سے ظاہر ہے۔ پس یہ عورتیں مسیح کو بیوی یعنی خاوند کے پکارتی تھیں پس یہ عورتیں بیویاں تھیں۔ یہ حضرت داؤد کے حق میں کتاب مسمی مسٹر سراج الدین کے چار سوالوں کا جواب اس کے صفحہ ۹ میں یوں لکھا ہے۔ داؤد نے ہر روز کمال گستاخی کے ساتھ گناہ کا ارتکاب کیا اور آخر عمر تک اپنے گناہوں کو تازہ کرتے رہے۔ پھر یسوع کی تین نانیاں زنا کی بری حرکت میں مبتلا ہوئیں۔ ایضاً صفحہ ۷۔ پھر یعنی قربانی پر ایمان لانے کے بعد کوئی گناہ کرو۔ غرض کچھ کرو گناہ کا مواخذہ نہیں۔ تو ایسا مذہب ایک پھیلانیوالا مذہب ہے اور وقت کی گورنمنٹ کو لازم ہوگا کہ ایسے عقائد کے پابندوں کی ضمانت لیویں۔ ایضاً صفحہ ۹ پھر آپ فرماتے ہیں حضرت پادری صاحب مسیح بیچارہ ضعیف البنیان کو خدا ٹھہرا کر آپ کی روحانیت میں کون سی ترقی ہوئی۔ اگر ثابت نہیں کر سکتے تو اے بدبخت مخلوق پرست لوگو ہماری ترقیات کو دیکھو اور مسلمان ہو جاؤ۔ ایضاً صفحہ ۹۔ تمہارے ہاتھ میں صرف قصہ کہانیاں ہیں۔ اس لئے تم بدبخت جھوٹے اور نجاست خوار ہو صفحہ ۱۹۔ ایضاً پھر آپ فرماتے ہیں۔ کہ امریکہ میں جو تہذیب میں اول نمبر ہے عورتوں کی حالت دن بدن بگڑتی جاتی ہے کہ انگلستان میں بھی ان عورتوں کو اخلاقی وبا کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

(۱) امر جو آپ کی توجہ کے لائق ہے۔ وہ یہ ہے کہ آیا اب جو مشنری صاحبان اور دیسی مسیحی ہیں کیا اس بات کو محسوس کرتے ہیں کہ ہم کو جو دینی خدمت میں خواہ وہ جو منادی ہیں۔ اور خواہ وہ جو استاد میں خصوصاً اور دیسی مسیحیوں کو عموماً مخالف مسیحی مذہب لٹریچر سے۔ خواہ وہ جو بذریعہ کتابوں اور خواہ وہ جو بذریعہ اخباروں کے مشتہر ہوتا ہے۔ واقفیت رکھنا ضروری امر ہے یا نہیں اگر نہیں ہے تو میں کہتا ہوں کہ یہ ہماری حد سے زیادہ بلکہ سراسر نادانی ٹھہرے گی جبکہ دنیا کے شاہ ہمیشہ اپنے ہمسر بادشاہوں کے زور و سامان جنگ و ایجادوں پر غور و فکر رکھا کرتے ہیں۔ اور کسی سے سامان جنگ و نئی ایجادوں میں کمتر رہنا نہیں چاہتے تو کیا ہم مسیح کے سپاہی ہو کر اور اس کی بادشاہت میں خدمت کرنے والے اس سے ناواقف رہیں۔ پس اگر واقف ہونا ضروری ہے تو ہم میں سے کتنے ایسے مشنری اور دیسی کارندہ ہیں جو مخالف لٹریچر سے واقف ہیں۔ اور ہندو و محمدی اور آریہ صاحبان کے اخبار اور کتابوں کو خرید کر پڑھتے ہیں۔ یا اگر نہیں خرید سکتے تو ان کو غیر مسیحیوں سے مانگ کر پڑھتے ہیں۔ اور جواب لکھتے ہیں۔ میرے خیال میں ولایتی مشنری صاحبان میں سے دو چار ایسے مشنری ہونگے۔ جو نور افشاں اور مخزن مسیحی کے تبادلہ میں جو اخبار آتے ہیں ان کو کچھ نہ کچھ پڑھتے ہیں۔ بلکہ جو اردو ہندی سے واقف نہیں ہیں وہ تو اپنے اسسٹنٹ ایڈیٹر کو دیدیتے ہیں کہ وہ پڑھ کر طاق میں رکھدیں۔ میرے علم میں معدودے چند مشنری ہیں جن کو اس قسم کا شوق ہے یا اس کام کے لئے فرصت ہے۔ یا اس کو ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اس کام کی طرف اپنی کچھ نہ کچھ توجہ مبذول فرمائیں۔ دیسیوں میں سے بھی بہت تھوڑے ہیں جو اس طرف توجہ رکھتے ہیں۔ اور بعض بیچارے خرید نہیں سکتے۔ اور کتنے ہیں جو مشنری صاحبان کی مانند انگریزی اخباروں اور کتابوں کی سیر کرتے ہیں۔ اور بس۔ اردو پڑھنا لکھنا قسمت ہے

باقی دارد

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک عہ

ہندوستان و پنجاب سے عہ ۱/۲

غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک ۳

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی ۔

شرح اُجرت مشتہرات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	شش ماہی	سالانہ
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	مے
چوتھائی کالم	صہ	مے	للعہ
نصف کالم	مے	للعہ	لعہ
پورا کالم	للعہ	لعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	۵	۱۰

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ اگر کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا

نوٹ نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں ۔

الطلاع ضروری نامہ نگار وں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایکطرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جا سکتے (۳) خط وکتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینہ میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر بھیج دیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور نیچے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جس کے پڑھنے سے بڑی دقت ہوتی ہے ۔ مضمون صفحہ در صفحہ ضروری ہے ۔ ایڈیٹر

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائکی برادرز چھپا ۔